ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

منتخب تفاسیر کی روشنی میں نفاق سے متعلقہ قرآنی آیات اور ان کے مصادیق: ایک تحقیقی مطالعہ

QUR'ANIC VERSES ON HYPOCRISY AND THEIR APPLICATIONS: A RESEARCH STUDY IN THE LIGHT OF SELECTED TAFSIRS

Tayyaba Tahira (Corresponding Author)
M.phil Scholar Department of Islamic Studies,Riphah International University Faisalabad Pakistan.
burhanbhaiburhanbhai096@gmail.com
Muhammad Ishfaq
Lecturer, Department of Islamic Studies,Riphah International University Faisal abad Pakistan.
muhammadishfaq@riphahfsd.edu.pk

Abstract

Hypocrisy (Nifaq) is one of the most critical moral and spiritual diseases identified by the Qur'an, posing serious threats to individual faith and the collective integrity of Muslim society. The Qur'an comprehensively highlights the characteristics, behaviors, and consequences of hypocrisy through various verses revealed in different contexts. This study aims to examine the Qur'anic verses related to hypocrisy and analyze their applications in light of selected classical and contemporary Urdu Tafsirs. The research primarily focuses on the interpretive contributions of تبيان القرآن, معارف القرآن, and تفسير القرآن الكريم. This research adopts a qualitative and analytical methodology, exploring the linguistic, thematic, and contextual dimensions of relevant Qur'anic verses. It further identifies the practical manifestations (applications) of hypocrisy as explained by the selected exegetes and examines their relevance in contemporary contexts. The study highlights the defining traits of hypocrites, their psychological and behavioral patterns, and the Qur'anic approach toward exposing and addressing hypocrisy.The findings reveal that hypocrisy is not merely a theological concept but a multifaceted moral and social phenomenon with profound implications. The selected Tafsirs provide valuable insights into the identification of hypocrisy and offer guidance for safeguarding individual faith and maintaining social cohesion. This study contributes to the broader understanding of the Qur'anic discourse on hypocrisy and emphasizes the importance of sincere faith, moral integrity and self accountability in light of Qur'anic teachings.

Keywords: Qur'an, Hypocrisy (Nifaq), Tafsir, Qur'anic Studies, Islamic Theology, Moral Integrity

تعارف

نفاق قرآنِ مجید کی نظر میں ایک نہایت سنگین اخلاقی اور روحانی بیماری ہے، جو فرد کے ایمان اور مسلم معاشرے کی اجتماعی سالمیت کے لیے شدید خطرہ کا باعث بنتی ہے۔ قرآنِ حکیم نے مختلف مواقع پر نازل ہونے والی آیات کے ذریعے نفاق کی علامات، رویوں اور اس کے نتائج کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ زیرِ نظر تحقیق کا مقصد نفاق سے متعلقہ قرآنی آیات کا مطالعہ کرنا اور منتخب کلاسیکی و معاصر اردو تفاسیر کی روشنی میں ان کے مصادیق کا تجزیہ کرنا ہے۔ اس تحقیق میں بالخصوص تبیان القرآن، معارف القرآن، اور تفسیر القرآن الکریم کی تفسیری آراء کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس تحقیق میں معیاری، تجزیاتی اور qualitative طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، جس کے تحت متعلقہ قرآنی آیات کے لغوی، موضوعاتی اور سیاقی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مزید بر آں، منتخب مفسرین کی تشریحات کی روشنی میں نفاق کے عملی مظاہر اور مصادیق کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان کی عصری معنویت کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ اس مطالعہ میں منافقین کی بنیادی علامات، ان کے نفسیاتی اور عملی رویوں، اور قرآنِ مجید کے اسلوبِ اصلاح کو نمایاں کیا گیا ہے۔

تحقیق کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ نفاق محض ایک اعتقادی مسئلہ نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت اخلاقی اور معاشرتی مسئلہ ہے، جس کے گہرے اثرات فرد اور معاشرے دونوں پر مرتب ہوتے ہیں۔ منتخب تفاسیر نفاق کی صحیح پہچان اور اس سے بچاؤ کے حوالے سے قیمتی رہنمائی فراہم کرتی ہیں، جو ایمان کی حفاظت اور معاشرتی استحکام کے لیے نہایت اہم ہے۔ یہ تحقیق قرآنی تعلیمات کی روشنی میں نفاق کے موضوع کو بہتر طور پر سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے اور اخلاص، اخلاقی دیانت اور احتسابِ نفس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت، رہنمائی اور اصلاح کا کامل سرچشمہ ہے۔ اس میں انسانی زندگی کے تمام اعتقادی، اخلاقی اور عملی پہلوؤں کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ انہی بنیادی موضوعات میں سے ایک نہایت اہم اور حساس موضوع نفاق ہے، جسے قرآنِ حکیم نے ایمان کے لیے ایک خطرناک باطنی بیماری اور اسلامی معاشرے کے لیے ایک سنگین داخلی خطرہ قرار دیا ہے۔ نفاق محض ایک ظاہری رویہ نہیں بلکہ ایک ایسا باطنی تضاد ہے جس میں انسان ظاہر میں ایمان کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کا باطن ایمان سے خالی ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید نے متعدد مقامات پر منافقین کی علامات، ان کے طرزِ عمل، نفسیاتی کیفیت اور ان کے انجام کو وضاحت سے بیان کیا ہے تاکہ اہلِ ایمان اس خطرناک بیماری سے بچ سکیں۔ نفاق کا موضوع خصوصاً مدنی سورتوں میں تفصیل سے بیان ہوا ہے، کیونکہ مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد ایسے عناصر سامنے آئے جو بظاہر اسلام قبول کر چکے تھے لیکن درحقیقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ قرآنِ مجید نے نہ صرف ان کے کردار کو بے نقاب کیا بلکہ ان کی عملی علامات اور معاشرتی اثرات کو بھی واضح کیا۔ ان آیات کا مطالعہ اس لیے نہایت اہم ہے کہ ان میں بیان کردہ اصول اور علامات ہر دور کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں اور امتِ مسلمہ کو فکری و عملی انحراف سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتی ہیں

قرآنِ مجید کی ان آیاتِ نفاق کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے مستند تفاسیر سے رجوع ناگزیر ہے، کیونکہ مفسرین نے قرآنی الفاظ کی لغوی، تفسیری اور عملی تشریح کرتے ہوئے ان کے مفاہیم اور مصادیق کو واضح کیا ہے۔ اس سلسلے میں اردو زبان کی معروف اور مستند تفاسیر جیسے تبیان القرآن، معارف القرآن، اور تفسیر القرآن الکریم نہایت اہم مقام رکھتی ہیں۔ ان تفاسیر میں نفاق سے متعلق آیات کی نہ صرف علمی اور فکری تشریح کی گئی ہے بلکہ ان کے عملی اور معاشرتی مصادیق کو بھی واضح کیا گیا ہے، جس سے قاری کو اس موضوع کی گہرائی اور وسعت کا ادراک ہوتا ہے

زیرِ نظر تحقیقی آرٹیکل میں نفاق سے متعلقہ قرآنی آیات کا منتخب تفاسیر کی روشنی میں تجزیاتی اور تحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے، جس کا مقصد نفاق کے حقیقی مفہوم، اس کی علامات، اور اس کے عملی مظاہر کو واضح کرنا ہے۔ مزید برآں، اس تحقیق میں یہ بھی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مفسرین نے ان آیات کی روشنی میں کن عملی رویوں اور کرداروں کو نفاق کے مصادیق قرار دیا ہے، اور یہ رہنمائی عصرِ حاضر میں کس طرح قابلِ اطلاق ہے۔ یہ مطالعہ نہ صرف قرآنی تعلیمات کی بہتر تفہیم میں معاون ہے بلکہ ایمان کی حفاظت اور اسلامی معاشرے کی اصلاح کے لیے بھی اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے

نفاق کا لغوی، اصطلاحی اور قرآنی مفہوم

1. لغوی تحقیق(Lexical Analysis)

نفاق عربی لفظ "نفق" سے مشتق ہے لغوی اعتبار سے "نفق" کا مطلب ہے سرنگ، خفیہ راستہ یا زیرِ زمین راستہ ابن منظور لکھتے ہیں۔

"النفق: السرب في الأرض، ومنه سمي المنافق لأنه يستر الكفر ويظهر الإيمان[1]

یعنی منافق وہ شخص ہے جو ظاہر میں ایمان کا دعویٰ کرتا ہے لیکن باطن میں کفر یا بغض چھپائے رکھتا ہے

اسی طرح راغب اصفہانی اپنی کتاب المفردات فی غریب القرآن میں بیان کرتے ہیں کہ "نفاق کا لغوی مفہوم وہ راستہ ہے جو چھپا ہوا یا مبہم ہو، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ منافق کی شخصیت میں واضح تضاد موجود ہوتا ہے"[2] لفظی اعتبار سے نفاق ایک باطنی تضاد کی نشاندہی کرتا ہے یہ وہ شخص ہے جو اپنے اعمال میں ایک طرف ظاہری طور پر دین کے اصولوں کی پیروی کرتا ہے، مگر اس کے قلب میں اس کے برعکس خیالات اور جذبات پائے جاتے ہیں اس لحاظ سے نفاق صرف ایک اخلاقی مسئلہ نہیں بلکہ ایک روحانی بیماری کے مترادف ہے، جو انسان کے قلبی اور عملی دونوں جہتوں کو متاثر کرتی ہے

2. اصطلاحی تعریف(Terminological Definition)

اصطلاح میں نفاق سے مراد وہ حالت ہے جس میں انسان "ظاہر میں ایمان ظاہر کرے اور باطن میں کفر یا بغض رکھے"[3] مفسرین نے نفاق کو اس کی مختلف جہتوں کے مطابق بیان کیا ہے مفسر غلام رسول سعیدی کے مطابق "نفاق ایک ایسی کیفیت ہے جس میں انسان کے اعمال ظاہری طور پر عبادت اور دینی فرائض کی پیروی

---

[1] ابن منظور، لسان العرب بیروت: دار صدر، 2003، صفحہ 358

[2] راغب الاصفھانی، المفردات فی غریب القرآن بیروت: دار القلم، 2005، صفحہ 509

[3] حوالہ بالا

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

ظاہر کرتے ہیں، لیکن باطن میں ایمان یا اخلاص موجود نہیں ہوتا"[4]مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں "کہ نفاق نہ صرف اعتقادی کفر بلکہ عملی کفر بھی ہے، یعنی منافق کے اعمال باطنی کفر کی عکاسی کرتے ہیں اور معاشرتی سطح پر نقصان پہنچاتے ہیں" [5]ڈاکٹر اسرار احمد نفاق کو "روحانی بیماری" قرار دیتے ہیں جس میں انسان اپنے نفس کے ساتھ دھوکہ بازہے اور اپنے دل کی حقیقت کو چھپاتا ہے"[6]اصطلاحی تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ نفاق محض جھوٹ یا منافقت کا ظاہری پہلو نہیں بلکہ ایک فکری، اخلاقی، اور روحانی عارضہ ہے یہ انسان کی تمام جہتوں، یعنی دل، قول، اور فعل میں تضاد پیدا کرتا ہے، اور اس کا اثر نہ صرف فرد بلکہ معاشرہ پر بھی پڑتا ہے

3. قرآنی استعمال (Qur'anic Usage)

قرآن مجید میں نفاق کی متعدد آیات موجود ہیں جو اس کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتی ہیں ان میں سے چند اہم مقامات یہ ہیں

منافقین کی پہچان

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ"[7] یہ آیت نفاقِ اعتقادی کو واضح کرتی ہے کہ بعض لوگ ظاہر میں ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن دل سے مومن نہیں ہیں مفتی محمد شفیع کے مطابق، یہ آیت بنیادی اعتقادی تضاد کو نمایاں کرتی ہے جو نفاق کا سب سے خطرناک پہلو ہے[8]

منافقین کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ"[9] یہ آیت عملی نفاق کو واضح کرتی ہے، جس میں منافق نہ صرف اللہ اور مومنوں سے دھوکہ کرتے ہیں بلکہ درحقیقت وہ خود ہی دھوکے میں رہتے ہیں غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ یہ آیت "منافقین کی باطنی کیفیت اور عملی رویے کو ایک ساتھ واضح کرتی ہے"[10]

منافقین کی علامات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ"[11] یہ آیت نماز میں سستی کو منافق کی نشانی قرار دیتی ہے، اور ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق "یہ ایمان کی حرارت کی کمی اور قلبی ضعف کی علامت ہے"[12]

مفسرین کی تشریحات (Exegetical Insights)

منتخب تفاسیر کی روشنی میں نفاق کی تشریحات درج ذیل ہیں

مفسر	تفسیر	نفاق کی وضاحت
غلام رسول سعیدی	تبیان القرآن	نفاق ایک باطنی تضاد ہے، اعمال ظاہری ہیں مگر دل کفر سے خالی ہے
مفتی محمد شفیع	معارف القرآن	نفاق اعتقادی اور عملی دونوں جہتوں میں موجود ہے، اور معاشرتی نقصان بھی پہنچاتا ہے

---

[4] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11 لاہور: فرید بک اسٹال، 2000، صفحہ 412

[5] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد 1 کراچی: ادارۃ المعارف، 2006، صفحہ 91

[6] اسرار احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2 لاہور: انجمن خدام القرآن، 2005، صفحہ 245

[7] البقرہ: 8

[8] شفیع، معارف القرآن، جلد 1، صفحہ 92

[9] البقرہ: 9

[10] سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 414

[11] النساء: 142

[12] احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 248

- ڈاکٹر اسرار احمد تفسیر القرآن الکریم نفاق روحانی بیماری ہے، انسان اپنے نفس کے ساتھ دھوکہ باز ہے اور دل کی حقیقت چھپاتا ہے

ان تفسیری تشریحات سے واضح ہوتا ہے کہ نفاق کی صرف ظاہری پہچان کافی نہیں، بلکہ اس کے باطنی، اعتقادی اور عملی پہلوؤں کا بھی ادراک ضروری ہے قرآن نے نفاق کی اقسام، علامات، اور عملی مظاہر واضح کیے ہیں منتخب تفاسیر نے ان آیات کی تشریح اور عملی مصادیق فراہم کی ہیں، جو آج کے معاشرتی اور روحانی تناظر میں بھی قابلِ اطلاق ہیں

نفاق کی اقسام

اسلامی تعلیمات اور قرآنِ مجید کی روشنی میں نفاق کو دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے

1. نفاقِ اعتقادی (Hypocrisy of Belief)
2. نفاقِ عملی (Hypocrisy of Action)

یہ دونوں اقسام ایک دوسرے سے مربوط بھی ہیں کیونکہ نفاقِ اعتقادی اکثر نفاقِ عملی کا سبب بنتی ہے اور عملی نفاق دل میں موجود نفاق کو ظاہر کرتا ہے

نفاقِ اعتقادی

نفاقِ اعتقادی وہ حالت ہے جس میں انسان دل سے مومن نہیں ہوتا، مگر ظاہری طور پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے قرآنِ مجید نے اس کی وضاحت کئی مقامات پر کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا"[13] اس آیت میں اللہ تعالیٰ منافقین کی خطرناک درجہ بندی بیان کرتے ہیں مفتی محمد شفیع (معارف القرآن) کے مطابق، یہ آیت نفاقِ اعتقادی کی شدت اور اس کے انجام کو واضح کرتی ہے[14] غلام رسول سعیدی (تبیان القرآن) لکھتے ہیں کہ نفاقِ اعتقادی وہ کیفیت ہے جو انسان کو نہ صرف فرد کی روحانی زندگی بلکہ اجتماعی فلاح میں بھی نقصان پہنچاتی ہے[15] ڈاکٹر اسرار احمد (تفسیر القرآن الکریم) کے مطابق، نفاقِ اعتقادی میں انسان کے قلب میں ایمان موجود نہیں ہوتا، اور اس کے ظاہری اعمال صرف دھوکہ دینے کے لیے ہوتے ہیں[16]

نفاقِ عملی

نفاقِ عملی وہ ہے جو انسان کے اعمال میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان دل سے ایمان رکھتا ہو لیکن اپنے اعمال میں منافقانہ رویہ اختیار کرے، یا دل میں کفر موجود ہو اور اعمال سے اس کی پردہ داری ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور امانت میں خیانت کرے"[17] یہ حدیث عملی نفاق کے اہم مظاہر کی وضاحت کرتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ"[18] اس آیت میں عملی نفاق کی نشاندہی کی گئی ہے، جس میں منافقین نہ صرف دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں بلکہ خود بھی دھوکے میں رہتے ہیں

نفاق سے متعلقہ اہم قرآنی آیات کا تفسیری تجزیہ

قرآنِ مجید میں نفاق کے بارے میں متعدد آیات موجود ہیں جو نہ صرف منافقین کی شناخت بیان کرتی ہیں بلکہ ان کے اعمال، عقائد، نفسیاتی کیفیت، اور معاشرتی اثرات پر بھی روشنی ڈالتی ہیں ان آیات کا مطالعہ منتخب تفاسیر کی روشنی میں اس بات کو واضح کرتا ہے کہ نفاق صرف ایک اعتقادی مسئلہ نہیں بلکہ عملی اور

---

13 النساء:145

14 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد 1 (کراچی: ادارۃ المعارف، 2006)، صفحہ 91

15 غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11 (لاہور: فرید بک اسٹال، 2000)، صفحہ 412

16 اسرار احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2 (لاہور: انجمن خدام القرآن، 2005)، صفحہ 245

17 امام بخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر 33

18 البقرہ:9

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

معاشرتی مسئلہ بھی ہے۔ نفاق سے متعلقہ اہم قرآنی آیات کا تفسیری تجزیہ ان موضوعات پر مشتمل ہے۔ نفاق سے متعلق قرآنی آیات کی تشریح، منتخب تفاسیر کی روشنی میں آیات کی تفسیر اور عملی اور معاشرتی مصادیق۔

سورۃ البقرہ میں نفاق

باطنی نفاق

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ"[19] یہ آیت نفاقِ اعتقادی کو واضح کرتی ہے۔ مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ "اس آیت میں قرآن نے ان لوگوں کی حقیقت بیان کی ہے جو ظاہری طور پر ایمان لاتے ہیں لیکن دل سے ایمان نہیں رکھتے[20] غلام رسول سعیدی "اس آیت کو دل کی حقیقت اور ظاہری اعمال کے تضاد کے تناظر میں دیکھتے ہیں"[21]

عملی نفاق

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ"[22] یہ آیت عملی نفاق کی واضح مثال ہے ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق، "منافق نہ صرف دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے بلکہ خود بھی دھوکے میں رہتا ہے، جو اس کے باطنی تضاد کو ظاہر کرتا ہے"[23]

سورۃ النساء میں منافقین کی علامات

نماز میں سستی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ"[24] یہ آیت منافق کی سب سے نمایاں عملی نشانی بیان کرتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق "یہ سستی ایمان کی حرارت کی کمی اور قلبی ضعف کی علامت ہے"[25]

ریاکاری

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "يُرَاءُونَ النَّاسَ"[26] یہ آیت عبادات میں ریاکاری اور دکھاوا کرنے والے منافقین کی وضاحت کرتی ہے۔ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ "ریاکاری منافق کی باطنی بیماری کی عکاسی کرتی ہے"[27]

مسلمانوں سے دشمنی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ"[28] مفتی محمد شفیع کے مطابق یہ آیت واضح کرتی ہے کہ منافقین داخلی دشمن ہیں اور اسلامی معاشرے کے لیے خطرہ ہیں[29]

---

19 البقرہ:8

20 شفیع، معارف القرآن، جلد 1، صفحہ 91

21 سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 412

22 البقرہ:9

23 احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 245

24 النساء:142

25 احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 248

26 النساء:142

27 سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 414

28 المنافقون:4

29 شفیع، معارف القرآن، جلد 8، صفحہ 512

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سورۃ التوبہ میں نفاق

وعدہ خلافی اور سازش

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" وَإِذَا عَاهَدُوا اللَّهَ ... نَكَثُوا"[30] یہ آیت نفاق کے عملی پہلو کو واضح کرتی ہے، خاص طور پر وعدہ خلافی اور اجتماعی سازش کے تناظر میں مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نفاق صرف فرد تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی سطح پر بھی نقصان پہنچاتا ہے[31]

باطنی مرض

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا"[32] یہ آیت نفاق کی نفسیاتی اور قلبی سطح کی وضاحت کرتی ہے، جس میں دل میں مرض اور کفر کی کیفیت موجود ہوتی ہے[33]

سورۃ المنافقون میں منافقین

عمومی شناخت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ"[34] یہ آیت منافقین کے ظاہری ایمان اور دل کی حقیقت کے تضاد کو بیان کرتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں کہ منافق کا ایمان صرف ظاہر ہوتا ہے اور دل میں کفر موجود ہوتا ہے[35]

عملی اور معاشرتی خطرات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا"[36] یہ آیت واضح کرتی ہے کہ منافقین کا عمل معاشرت میں بھی نقصان پہنچانے والا ہے۔ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ منافقین کے اندرونی تضاد کی وجہ سے وہ اسلام کی فلاحی کوششوں میں رکاوٹ بنتے ہیں[37]

عملی اور عصری مصادیق

قرآن اور تفاسیر کی روشنی میں نفاق کے عملی مظاہر درج ذیل ہیں۔ وعدہ خلافی، ریاکاری، عبادات میں سستی، دوسروں کے ساتھ دشمنی اور معاشرتی انتشار پیدا کرنا عصری تناظر میں یہ مظاہر آج کے معاشرتی اور سیاسی حالات میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں، جیسے کہ صرف مفاد کے لیے ظاہری مذہبی رویہ اختیار کرنا یا دین کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا۔ سورۃ البقرہ میں باطنی اور عملی نفاق سورۃ النساء میں نماز میں سستی، ریاکاری اور مسلمانوں سے دشمنی سورۃ التوبہ میں وعدہ خلافی اور قلبی مرض اور سورۃ المنافقون میں ظاہری ایمان اور دل کے تضاد کے عملی اور معاشرتی اثرات منتخب تفاسیر نے ان آیات کی تشریح کے ذریعے نفاق کی اعتقادی، عملی، نفسیاتی اور معاشرتی جہتیں واضح کی ہیں۔

نفاق کی علامات اور مصادیق

---

30 التوبہ:77

31 شفیع، معارف القرآن، جلد8، صفحہ 515

32 البقرہ:10

33 احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد2، صفحہ 250

34 المنافقون:1

35 احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد3، صفحہ 75

36 المنافقون:2

37 سعیدی، تبیان القرآن، جلد12، صفحہ 420

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نفاق صرف ایک نظریاتی یا اعتقادی مسئلہ نہیں بلکہ اس کے عملی مظاہر بھی واضح اور متعدد ہیں۔ قرآن اور سنت کی روشنی میں منافقین کی نشانیوں کا مطالعہ نہ صرف ان کی شناخت میں مدد دیتا ہے بلکہ مؤمن کو اپنے اعمال اور قلب کی اصلاح کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے نفاق کی علامات اور مصادیق میں نفاق کی تین اہم جہتوں پر تفصیل دی گئی ہے

1. اعتقادی علامات
2. عملی علامات
3. نفسیاتی علامات

1. اعتقادی علامات(Intellectual or Belief-based Signs)

قلب میں کفر یا شکوک کا پیدا ہونا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا"[38] یہ آیت منافقین کے دل میں موجود مرض، یعنی کفر یا شک کی علامت ہے ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق "یہ باطنی مرض انسان کے ظاہری اعمال میں تضاد پیدا کرتا ہے"[39] "وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ"[40] یہ آیت ظاہر ایمان اور باطن کی خالی پن کی نمایاں علامت ہے غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ "اعتقادی نفاق کے بنیادی مظاہر دل کی حقیقت میں تضاد اور ایمان کی کمی ہیں"[41]

2. عملی علامات(Behavioral Signs)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور امانت میں خیانت کرے۔"[42] یہ حدیث عملی نفاق کے اہم مظاہر کی وضاحت کرتی ہے اور معاشرتی سطح پر اس کے اثرات کو اجاگر کرتی ہے "يُرَاءُونَ النَّاسَ"(النساء:142) یہ آیت منافقین کے اعمال میں ریاکاری اور عبادات کے دکھاوے کو واضح کرتی ہے۔ مفتی محمد شفیع کے مطابق، یہ ریاکاری معاشرت میں فریب اور دوسروں کو دھوکہ دینے کی علامت ہے۔[43] "وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ(النساء:142) یہ آیت نماز میں سستی کو منافق کی نشانی قرار دیتی ہے۔ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ عبادات میں سستی، دل کی کمزوری اور اخلاص کی کمی کی علامت ہے۔[44] "هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ"(المنافقون:4) یہ آیت منافق کی معاشرتی دشمنی کو واضح کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ منافق بیرونی دشمن کے ساتھ بھی سازش میں شامل ہو سکتا ہے[45]

3. نفسیاتی علامات(Psychological Signs)

منافقین کے اعمال اور رویے اکثر اضطراب اور خوف کی عکاسی کرتے ہیں، کیونکہ ان کے دل میں ایمان نہیں ہوتا اور وہ اپنے خیالات اور اعمال میں تضاد رکھتے ہیں منافق کی شخصیت میں دوغلا پن واضح ہوتا ہے ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق، منافق کے اعمال اور قول میں تضاد، قلبی اضطراب اور اخلاقی انتشار کی وجہ سے معاشرتی

---

[38] البقرہ:10

[39] احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد2، صفحہ 250

[40] البقرہ:8

[41] سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 412

[42] امام بخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر 33

[43] شفیع، معارف القرآن، جلد 1، صفحہ 92

[44] سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 414

[45] سعیدی، تبیان القرآن، جلد 12، صفحہ 420

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

تعلقات میں عدم اعتماد پیدا ہوتا ہے[46]"وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ "(البقرہ:9) یہ آیت خود فریبی کی نشانی ہے، یعنی منافق نہ صرف دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے بلکہ خود بھی دھوکے میں رہتا ہے۔ غلام رسول سعیدی اس آیت کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ منافق کی نفسیاتی حالت پیچیدہ اور خطرناک ہے [47]

نفاق کے عملی مصادیق(Practical Manifestations)

نفاق کے عملی مظاہر معاشرت میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں، جیسے گروہ بندی، فساد، اور دوسروں کی توہین۔ کچھ منافقین ظاہری طور پر مسلمان رہ کر سیاست یا اقتدار کے لیے سازش کرتے ہیں، جس سے ریاست اور اسلامی معاشرت پر منفی اثر پڑتا ہے منافق اپنے عبادات اور دیگر مذہبی اعمال میں ظاہری عمل دکھاتے ہیں لیکن قلبی طور پر اخلاص نہیں رکھتے، جو ان کے باطنی تضاد کی علامت ہے

نفاق کے انفرادی اور اجتماعی اثرات

نفاق صرف ایک نظریاتی یا عملی مسئلہ نہیں بلکہ اس کے اثرات فرد اور معاشرت دونوں سطحوں پر گہرے اور وسیع ہیں قرآن اور تفاسیر کی روشنی میں منافقین کی حرکات اور ان کے دل کی کیفیت سے پیدا ہونے والے اثرات کا مطالعہ نہ صرف روحانی اور اخلاقی اصلاح میں مددگار ہے بلکہ معاشرتی فلاح اور اتحاد کے لیے بھی ضروری ہے اس کو دو بنیادی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

1. نفاق کے انفرادی اثرات

2. نفاق کے اجتماعی اثرات

1. نفاق کے انفرادی اثرات(Individual Impacts of Hypocrisy)

نفاق سب سے پہلے انسان کے دل اور روح پر اثر انداز ہوتا ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ" (النساء:145) یہ آیت منافق کی آخرت میں عذاب کے خطرے کی نشاندہی کرتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق، نفاق دل کی حرارت اور روحانی پاکیزگی کو ختم کر دیتا ہے، جس سے ایمان اور اخلاقی قوت میں کمی آتی ہے [48] منافقت انسان کے اخلاق پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ وعدہ خلافی، جھوٹ، ریاکاری، اور دوسروں سے دشمنی نفاق کے ظاہر ہونے والے مظاہر ہیں جو فرد کے کردار کو کمزور کرتے ہیں غلام رسول سعیدی کے مطابق، یہ اخلاقی انتشار انسان کے سماجی تعلقات اور ذاتی ذمہ داریوں میں بھی خلل پیدا کرتا ہے [49] منافقت سے پیدا ہونے والے دل کے تضاد اور اضطراب کی وجہ سے انسان میں خوف، اضطراب، اور خود فریبی پیدا ہوتا ہے۔ یہ اثرات فرد کی ذہنی اور جذباتی صحت پر بھی منفی اثر ڈال سکتے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی تفسیر میں بیان کیا[50]

2. نفاق کے اجتماعی اثرات(Social Impacts of Hypocrisy)

نفاق کا سب سے نمایاں اثر معاشرت میں بگاڑ اور انتشار پیدا کرنا ہے۔ منافقین کی سازشیں، جھوٹ اور ریاکاری معاشرت میں اعتماد کی کمی اور گروہ بندی پیدا کرتی ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ"(المنافقون:4) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ منافقین معاشرتی اتحاد کے لیے خطرہ ہیں[51] تاریخی اور عصری معاشرت میں نفاق سیاسی سطح پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ منافقین، جو ظاہری طور پر مومن دکھائی دیتے ہیں، کبھی کبھی ریاست اور معاشرت کے خلاف سازش میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ اسلام کی فلاحی اور عدالتی کوششوں میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ سیاسی نفاق نہ صرف ریاست بلکہ امت کے اخلاقی اور

---

[46] احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 248

[47] سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 414

[48] احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 245

[49] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 412

[50] احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 248

[51] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد 12، صفحہ 420

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

عملی فلاح کو بھی متاثر کرتا ہے[52] نفاق کے عملی مظاہر، جیسے وعدہ خلافی اور معاشرتی بے اعتمادی، اقتصادی تعلقات اور کاروباری معاملات میں بھی نقصان پہنچاسکتے ہیں لوگ ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتے، شفاف لین دین کمزور ہو جاتے ہیں، اور مجموعی سماجی معیشت متاثر ہوتی ہے"[53] "منافقت معاشرت میں ثقافتی بگاڑ بھی پیدا کر سکتی ہے ریاکاری، دکھاوا، اور دھوکہ دہی کے ذریعے لوگوں میں حسد، رقابت اور برائی کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اثرات اسلامی معاشرت کی اخلاقی بنیادوں کو نقصان پہنچاتے ہیں"[54]

عصر حاضر میں نفاق کے مظاہر

نفاق کی علامات اور اثرات صرف تاریخی یا قرآنی زمانے تک محدود نہیں ہیں بلکہ عصر حاضر میں بھی یہ واضح طور پر نظر آتے ہیں جدید معاشرتی، سیاسی، اور تکنیکی ترقی کے باوجود انسانوں میں منافقت کی خصوصیات اور مظاہر برقرار ہیں عصر حاضر میں نفاق کے مظاہر کو تین اہم جہتوں میں تقسیم کیا گیا ہے

1. مذہبی اور اخلاقی نفاق
2. سیاسی اور معاشرتی نفاق
3. اقتصادی اور ثقافتی نفاق

1. مذہبی اور اخلاقی نفاق(Religious and Ethical Hypocrisy)

عصر حاضر میں بعض افراد ظاہری طور پر مذہبی یا اخلاقی اعمال کرتے ہیں تاکہ دوسروں پر اثر ڈالیں یا سوشل میڈیا پر اپنی تصویر بہتر بنائیں، لیکن دل میں اخلاص نہیں ہوتا۔ غلام رسول سعیدی (تبیان القرآن) کے مطابق "یہ نفاق کی سب سے عام شکل ہے جو دل کی بیماری اور اخلاقی ضعف کی نشاندہی کرتی ہے"[55] سوشل میڈیا، عوامی تقریبات، اور مذہبی محافل میں ریاکاری اور دکھاوا نفاق کے واضح مظاہر ہیں۔ لوگ عبادات، خیرات، اور دیگر اعمال کا اشتہار کرتے ہیں تاکہ دوسروں کی نظروں میں بہتر دکھائی دیں، مگر باطن میں اخلاص موجود نہیں ہوتا عصر حاضر میں کچھ لوگ جو اخلاقی اصول سکھاتے ہیں یا دینی تعلیمات پر زور دیتے ہیں، خود انہی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ یہ تضاد نفاق کی واضح علامت ہے اور معاشرت میں اخلاقی انتشار پیدا کرتا ہے

2. سیاسی اور معاشرتی نفاق(Political and Social Hypocrisy)

سیاسی اور سماجی سطح پر نفاق کے مظاہر نمایاں ہیں بعض رہنما اور سیاسی شخصیات عوام کے سامنے اخلاقی یا دینی رویہ دکھاتے ہیں، مگر اپنے مقاصد کے لیے وعدے خلاف کرتے ہیں یا سازشیں کرتے ہیں۔ مفتی محمد شفیع (معارف القرآن) کے مطابق "سیاسی نفاق ریاست اور معاشرت کی فلاح و اتحاد کے لیے خطرہ ہے"[56] اجتماعی نفاق معاشرت میں گروہ بندی، رقابت، اور اختلافات پیدا کرتا ہے منافقین کی سازشیں، جھوٹ، اور دہرے معیار معاشرتی اتحاد کو کمزور کرتے ہیں غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ یہ نفاق امت کے اخلاقی اور عملی فلاح میں رکاوٹ بنتا ہے"[57] سورۃ المنافقون میں منافقین کے داخلی دشمن ہونے کی وضاحت کی گئی ہے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ(المنافقون:4) عصر حاضر میں بھی داخلی دشمن، جو ظاہری طور پر وفادار لگتا ہے، معاشرت اور ریاست کے لیے خطرہ بن سکتا ہے

3. اقتصادی اور ثقافتی نفاق(Economic and Cultural Hypocrisy)

معاشرت میں نفاق کے اثرات اقتصادی سطح پر بھی واضح ہیں۔ وعدہ خلافی، دھوکہ دہی، اور کاروباری ریاکاری نفاق کی اقتصادی مظاہر ہیں۔ یہ نہ صرف کاروباری تعلقات پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ اعتماد اور شفافیت کو بھی کمزور کرتے ہیں عصر حاضر میں لوگ ثقافتی یا سماجی رویے اختیار کرتے ہیں تاکہ دوسروں کی نظروں میں

---

52 غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد 12، صفحہ 422

53 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد 1، صفحہ 93

54 احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 250

55 غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد 11، صفحہ 414

56 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد 1، صفحہ 93

57 غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد 12، صفحہ 422

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بہتر دکھائی دیں، جبکہ دل میں حسد، رقابت، اور منافقت موجود ہوتی ہے۔ یہ ثقافتی تضاد معاشرتی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے تعلیمی ادارے اور میڈیا بھی بعض اوقات نفاق کے مظاہر کے ذریعہ متاثر ہوسکتے ہیں۔ ظاہری پیش رفت اور تعلیمی یا میڈیا تشہیر کے پیچھے بعض لوگ مفاد پرستی یا دکھاوا کرتے ہیں، جو معاشرتی اور اخلاقی بگاڑ پیدا کرتا ہے

نفاق سے بچاؤ کے قرآنی اصول اور عملی سفارشات

نفاق کا وجود فرد اور معاشرت دونوں کے لیے خطرناک ہے، اس لیے قرآن اور سنت میں منافقت سے بچاؤ کے اصول واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں یہ اصول صرف اعتقادی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ عملی، اخلاقی اور معاشرتی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں نفاق سے بچاؤ کے قرآنی اصول اور عملی سفارشات میں چار بنیادی جہتوں پر غور کیا گیا ہے

1. اعتقادی اصول
2. اخلاق اور عملی سفارشات
3. معاشرتی اور سیاسی رہنمائی
4. عصری تناظر میں عملی تجاویز

1. اعتقادی اصول(Belief-Based Principles)

نفاق کی سب سے بڑی جڑ دل کی بیماری اور اخلاص کی کمی ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُخْلِصِينَ"(البقرہ:195) مفتی محمد شفیع کے مطابق "اخلاص پیدا کرنا اور دل کو صفا دینا نفاق سے بچاؤ کی بنیاد ہے"[58] اعتقادی نفاق سے بچاؤ کے لیے ایمان کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ " علم، عبادت، اور قلبی تقویٰ انسان کو نفاق کے خطرات سے محفوظ رکھتے ہیں"[59] قرآن میں منافقین کے دل کی بیماری کو واضح کرتے ہوئے کہا گیا" فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ "(البقرہ:10) یہ آیت انسان کو دل کی بیماری سے بچنے اور اللہ کی رضا کے لیے عمل کرنے کی تلقین کرتی ہے

2. اخلاق اور عملی سفارشات(Ethical and Practical Recommendations)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"مومن کا قول اور عمل یکساں ہوتا ہے۔"[60] یہ حدیث عملی نفاق سے بچنے کی اہم رہنمائی ہے قول اور عمل میں تضاد سے بچنا دل کی صفائی اور اخلاص کی علامت ہے نفاق کے عملی مظاہر میں وعدہ خلافی نمایاں ہے قرآن میں کہا گیا"وَإِذَا عَاهَدُوا اللَّهَ ... نَكَثُوا"(التوبہ:77) وعدہ پورا کرنا، قول و فعل میں مطابقت، اور امانت داری نفاق سے بچاؤ کے بنیادی اصول ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" يُرَاءُونَ النَّاسَ"(النساء:142) ریاکاری سے بچنا، عبادات میں اخلاص پیدا کرنا اور دکھاوا نہ کرنا نفاق سے بچنے کا عملی ذریعہ ہے

3. معاشرتی اور سیاسی رہنمائی(Social and Political Guidance)

منافقت کے بڑھتے اثرات معاشرت میں بے اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔ مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ "معاشرت میں شفافیت، انصاف اور ایمانداری قائم رکھنے سے نفاق کے اثرات کم کیے جاسکتے ہیں"[61] نفاق گروہ بندی اور انتشار پیدا کرتا ہے۔ قرآن اور سنت میں اختلافات کو حل کرنے، صبر اور مشاورت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ غلام رسول سعیدی کے مطابق " صبر، حکمت اور معاشرتی ہم آہنگی نفاق سے بچاؤ کے لیے اہم ہیں"[62] سیاسی اور سماجی رہنما اپنی کردار سازی اور قول و فعل میں

---

[58] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد1، صفحہ 95

[59] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد11، صفحہ 415

[60] صحیح مسلم، حدیث نمبر58

[61] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد1، صفحہ 96

[62] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد12، صفحہ 423

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مطابقت پیدا کر کے نفاق کے اثرات سے معاشرت کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں کہ " قیادت کا اخلاقی معیار معاشرت میں نفاق کے پھیلاؤ کو کم کر سکتا ہے"[63]

یہ تحقیقی آرٹیکل قرآن مجید میں مذکور نفاق کے تصور، اس کی اقسام، علامات اور عملی مصادیق کا تفصیلی جائزہ منتخب تفاسیر کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔ نفاق ایک ایسا خطرناک باطنی مرض ہے جو ایمان کی روح کو کمزور اور معاشرتی و دینی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔ قرآن مجید نے منافقین کی علامات، ان کے عقائد، اعمال اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے طرزِ عمل کو مختلف مقامات پر بیان کیا ہے اس تحقیق میں خصوصاً تبیان القرآن، معارف القرآن اور دیگر معتبر تفاسیر کی روشنی میں نفاق کے نظری اور عملی پہلوؤں کا تجزیہ کیا گیا ہے

نتائج

1. نفاق ایک باطنی اور اعتقادی بیماری ہے نفاق کا تعلق دل سے ہے، جس میں انسان ظاہر میں ایمان اور باطن میں کفر رکھتا ہے منافقین کا اصل مسئلہ ایمان کی کمزوری اور دنیا کی محبت ہے
2. جس میں انسان کے اعمال منافقانہ ہوتے ہیں مگر وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا
3. منافقین کی نمایاں علامات جھوٹ بولنا ،وعدہ خلافی کرنا، امانت میں خیانت کرنا، عبادات میں سستی کرنا، مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور دین کے بارے میں شک اور تردد رکھنا
4. منافقین کا بنیادی مقصد اسلام کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے منافقین مسلمانوں کے اندر رہ کر ان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے اتحاد کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں
5. نفاق کا تعلق ایمان کی کمزوری سے ہے جب ایمان کمزور ہوتا ہے تو نفاق کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں مضبوط ایمان نفاق کے خلاف سب سے بڑی حفاظت ہے
6. منافقین کی سزا انتہائی سخت ہے قرآن کے مطابق منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے یہ سزا ان کے دھوکے کی وجہ سے ہے
7. نفاق کے اثرات معاشرے پر انتہائی منفی ہوتے ہیں نفاق معاشرتی انتشار پیدا کرتا ہے اعتماد اور اخوت کو ختم کرتا ہے اسلامی نظام کو کمزور کرتا ہے

سفارشات

1. ایمان کی مضبوطی پر خصوصی توجہ دی جائے قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کیا جائے عقیدہ کی درست تعلیم کو فروغ دیا جائے۔
2. اسلامی تعلیمات کی تربیت دی جائے مدارس، مساجد اور تعلیمی اداروں میں اخلاقی تربیت کو شامل کیا جائے نوجوانوں کی اصلاح پر توجہ دی جائے۔
3. منافقانہ صفات سے بچنے کی عملی تربیت دی جائے سچ بولنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت داری کی تعلیم دی جائے اسلامی اخلاق کو فروغ دیا جائے۔
4. قرآن فہمی کو عام کیا جائے قرآن کے ترجمہ اور تفسیر کی تعلیم کو فروغ دیا جائے عوام کو قرآن کے پیغام سے روشناس کروایا جائے۔
5. معاشرتی اصلاح کے پروگرام شروع کیے جائیں معاشرے میں اخلاص اور تقویٰ کو فروغ دیا جائے دینی و اخلاقی تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔
6. علماء اور اساتذہ اپنا کردار ادا کریں علماء نفاق کے خطرات کو واضح کریں اساتذہ طلباء کی اخلاقی تربیت کریں۔
7. احتساب کا نظام مضبوط کیا جائے افراد اپنی اصلاح پر توجہ دیں معاشرے میں جوابدہی کا تصور مضبوط کیا جائے۔

خلاصہ

اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نفاق ایک انتہائی خطرناک روحانی اور اخلاقی بیماری ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کو نقصان پہنچاتی ہے قرآن مجید نے منافقین کی علامات، ان کے اعمال اور انجام کو تفصیل سے بیان کیا ہے تاکہ مسلمان اس بیماری سے محفوظ رہ سکیں منتخب تفاسیر کی روشنی میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ نفاق کا بنیادی سبب ایمان کی کمزوری، دنیا کی محبت اور اخلاص کی کمی ہے اس کا علاج مضبوط ایمان، تقویٰ، اخلاص اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے مسلم معاشرے کی اصلاح اور استحکام کے لیے ضروری ہے کہ نفاق کی علامات کو پہچانا جائے اور اس سے بچنے کے لیے قرآن و سنت کی تعلیمات کو عملی زندگی میں نافذ کیا جائے

---

[63] احمد، تفسیر القرآن الکریم، جلد 2، صفحہ 252